جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل عمران

(۲۷)

(گزشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ، قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا، قُلْتُمْ: اَنّٰى هٰذَا؟ قُلْ: هُوَ مِنْ عِنْدِ
اَنْفُسِكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعٰنِ، فَبِاِذْنِ اللّٰهِ، وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا، وَقِيْلَ لَهُمْ:

اور (ہاں)، جب ایک مصیبت تمھیں پہنچی جس سے دوگنی مصیبت (اِس سے پہلے بدر میں) تم نے (اُنھیں) پہنچائی تھی تو کیا یہ بات بھی تم نے کہی کہ یہ کہاں سے آ گئی؟[۲۴۷] اِن سے کہہ دو، (اے پیغمبر) کہ یہ تمھاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے۔ (اللہ فتح دیتا ہے تو اپنی حکمت کے مطابق شکست بھی دلواتا ہے)، اِس لیے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔[۲۴۸] اور (مزید یہ کہ) جب دونوں فوجیں بھڑیں تو اُس دن جو مصیبت تم پر آئی، وہ اللہ کے اذن سے آئی اور اِس لیے آئی کہ اللہ اُن کو بھی دیکھ لے جو سچے مومن ہیں اور اُن کو بھی جو

---

[۲۴۷] یہ اعتراض جن لوگوں نے کیا، وہ اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ خدا کے رسول تو اللہ کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور فرشتے ہر موقع پر ان کی مدد کرتے ہیں، اس لیے یہ کس طرح باور کیا جا سکتا ہے کہ انھیں اور ان کے ساتھیوں کو کسی معرکے میں شکست ہو جائے۔ اس خیال کے لوگ احد کی شکست سے سخت پریشان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے متعلق بھی ان کے دل میں طرح طرح کے شبہات پیدا ہونے لگے۔ چنانچہ منافقین نے ان کی

تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، اَوِ ادْفَعُوْا، قَالُوْا: لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰکُمْ، ھُمْ
لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِیْمَانِ، یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِھِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ،
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یَکْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ، وَقَعَدُوْا، لَوْ اَطَاعُوْنَا
مَا قُتِلُوْا، قُلْ: فَادْرَءُ وْا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ، اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۶۸﴾
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا، بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ،

(ابتدا ہی سے) منافقت اختیار کیے ہوئے تھے اور اُن سے کہا گیا کہ آؤ، اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا کم سے کم (اپنے شہر کی) مدافعت ہی کرو تو اُنھوں نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ جنگ ہونی ہے تو ضرور تمھارے ساتھ چلتے۔ اُس دن ایمان سے زیادہ یہ کفر کے قریب تھے۔ یہ اپنے منہ سے وہ باتیں کہہ رہے تھے جو اِن کے دل میں نہیں تھیں اور اللہ خوب واقف تھا اُس سے جو یہ چھپائے ہوئے تھے۔ یہی جو بیٹھے رہے اور اپنے (اُن) بھائیوں کے بارے میں (جو لڑنے کے لیے نکلے) کہہ دیا کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو (اِس طرح) قتل نہ ہوتے۔[۲۴۹] اِن سے کہہ دو کہ اپنی موت کو ٹال کر دکھانا، اگر تم سچے ہو۔ ۱۶۵-۱۶۸

(اِن باتوں کی پروا نہ کرو، اے پیغمبر) اور (اِس جنگ کے دوران میں) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں، اُنھیں ہرگز مردہ خیال نہ کرو۔ (وہ مردہ نہیں)، بلکہ اپنے پروردگار کے حضور میں زندہ ہیں،

اس ذہنی کیفیت سے فائدہ اٹھایا اور اس شکست کو آپ کے خلاف ایک دلیل کے طور پر پیش کرنا شروع کر دیا۔ قرآن نے اس آیت میں اور اس کے بعد کی آیات میں اسی غلط فہمی کو دور کیا ہے اور اس موقع پر جو آزمایش پیش آئی، اس کی حکمت واضح فرمائی ہے۔

[۲۴۸] یہ اس غلطی کی طرف اشارہ ہے جو احد کی جنگ میں درے کی حفاظت کے لیے کھڑے ہوئے لوگوں سے ہوئی۔ انھوں نے حکم کی خلاف ورزی کی اور مال غنیمت کی طمع میں اپنی جگہ چھوڑ دی جس کے نتیجے میں مسلمان اس مصیبت سے دوچار ہوئے جس کا ذکر ان آیتوں میں ہوا ہے۔

[۲۴۹] یہ قرآن نے ایک گفتگو جنگ سے پہلے اور ایک اس کے بعد کی نقل کر کے گویا آئینہ فراہم کر دیا ہے، جس میں ان منافقین کے چہرے دیکھ لیے جا سکتے تھے۔

www.javedahmadghamidi.com

يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ، وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ
يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ، وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ، لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

اُنھیں روزی مل رہی ہے۔ اللہ نے جو کچھ اپنے فضل میں سے اُنھیں عطا فرمایا ہے، اُس پر شاداں و فرحاں، اُن کے اخلاف میں سے جو لوگ ابھی اُن سے نہیں ملے، اُن کے بارے میں بشارت حاصل کرتے ہوئے کہ (خدا کی اِس ابدی بادشاہی میں) اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ کبھی غم زدہ ہوں گے، اللہ کی نعمتوں اور اُس کے فضل سے خوش وقت اور اِس بات سے کہ ایمان والوں کے اجر کو اللہ کبھی ضائع نہ کرے گا،[۲۵۰] اُن لوگوں کے اجر کو جنھوں نے چوٹ کھانے کے بعد بھی اللہ اور اُس کے رسول کی آواز پر لبیک کہی ہے۔[۲۵۱] اُن

---

[۲۵۰] ان آیتوں پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ ان کے ذریعے سے قرآن نے نہایت بلاغت کے ساتھ وہ تمام اثرات مٹا دیے ہیں جو منافقین مسلمانوں، بالخصوص شہدا کے پس ماندگان کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔

[۲۵۱] یہ اس مہم کا ذکر ہے جس کی منادی اللہ و رسول کی طرف سے احد کی جنگ کے بعد دشمن کے تعاقب کے لیے کی گئی۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

> ''... تاریخ و سیرت کی کتابوں میں بیان ہوا ہے کہ احد میں مسلمانوں کی شکست کے بعد قریش کی فوج اول اول تو واپس چلی گئی، لیکن روحاء کے مقام تک پہنچنے کے بعد ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کو احساس ہوا کہ انھوں نے اس قدر جلد واپس ہونے میں سخت غلطی کی ہے، لگے ہاتھوں انھیں مدینے کا قصہ بھی پاک کر دینا تھا۔ یہ سوچ کر انھوں نے اپنی فوج کی از سر نو تنظیم شروع کر دی اور ادھر مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے لیے منافقین کے ذریعے سے یہ افواہ پھیلا دی گئی کہ قریش نئے ساز و سامان سے مدینے پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ حضور کو جب اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے بھی لوگوں کو قریش کے تعاقب کے لیے تیار ہو جانے کا حکم دے دیا۔ اس فوج میں صرف انھی لوگوں کو شامل ہونے کی اجازت دی گئی جو پہلے روز کی جنگ میں شریک رہے تھے۔ یہ احتیاط غالباً اس لیے کی گئی کہ منافقین کے لوث سے یہ لشکر پاک رہے۔ چنانچہ حضور جاں نثاروں کی ایک جماعت کے ساتھ ابوسفیان کے تعاقب میں نکلے اور حمراء الاسد تک گئے جو مدینہ سے ۸ میل کے فاصلے پر ہے۔ ابوسفیان نے جب دیکھا کہ ابھی

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ: اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا
لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ، فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا، وَّقَالُوۡا: حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾
فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ، لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ، وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ،
وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ فَلَا

میں سے جنھوں نے خوبی سے کام کیے اور خدا سے ڈرتے رہے،[۲۵۲] اُن کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ یہ وہ ہیں کہ جنھیں لوگوں نے کہا کہ تمھارے خلاف بڑی قوت جمع ہو گئی ہے، اُس سے ڈرو تو اُن کا ایمان یہ سن کر اور بڑھ گیا اور اُنھوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔[۲۵۳] سو وہ اللہ کی نعمت اور اُس کا فضل لے کر (اِس مہم سے) واپس آئے، اُن کو کوئی گزند نہیں پہنچا اور وہ اللہ کی خوشنودی کے طلب گار رہے اور (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ بڑی عنایت کرنے والا ہے۔ (اب یہ بات تو تم پر واضح ہو گئی کہ) یہ شیطان ہے جو اپنے ساتھیوں کے ڈراوے دے رہا

مسلمانوں کے حوصلے میں کوئی فرق نہیں آیا ہے تو ارادہ بدل دیا اور مسلمان کامیاب و بامراد واپس آ گئے۔"

(تدبر قرآن ۲/۲۱۶)

[۲۵۲] اصل میں 'للذین احسنوا منھم واتقوا' کے الفاظ آئے ہیں۔ ان میں 'احسان' سے مراد اللہ و رسول کی وفاداری کے حق کو بہتر سے بہتر صورت میں ادا کرنا ہے اور 'تقوٰی' کے معنی نفاق کی تمام آلایشوں سے بچنے کے ہیں۔

[۲۵۳] یہ بات بھی، ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے لیے کہی گئی، لیکن ان کے عزم و جزم میں اس سے کوئی فرق نہیں آیا۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

"... یہ خبر بجائے اس کے کہ ان کے اندر خوف و ہراس پیدا کرتی، ان کے عزم و ایمان کو بڑھانے کا سبب بن گئی۔ قاعدہ ہے کہ جس کنوئیں کے سوتے زوردار ہوں، اس کے اندر سے جتنا ہی پانی نکالا جائے، اتنا ہی اس کے سوتے اور زیادہ جوش کے ساتھ ابلتے ہیں۔ اسی طرح آگ اگر قوت ور ہو تو گیلی لکڑی بھی اس میں ڈالیے تو اس کو بھی اپنی غذا بنا کر مزید طاقت ور بن جاتی ہے۔ یہی حال اصحاب عزم و ایمان کا ہے۔ ان کو بھی رکاوٹیں ضعیف کرنے کے بجائے اور زیادہ پرعزم اور پرحوصلہ بنا دیتی ہیں۔ ہر آزمایش ان کی مخفی صلاحیتوں کے لیے مہمیز کا کام

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

تَخَافُوْهُمْ، وَخَافُوْنِ، اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾

تھا۔[٢٥٤] سو اِن سے مت ڈرو، اگر تم سچے مومن ہو تو صرف مجھ سے ڈرو۔ ١٦٩-١٧٥

دیتی ہے اور ہر امتحان ان کے لیے فتح مندی کا نیا میدان کھولتا ہے۔'' (تدبر قرآن ٢/٢١٧)

[٢٥٤] شیطان کے ساتھیوں سے مراد، ظاہر ہے کہ یہاں قریش اور ان کے اعوان وانصار ہیں۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net